

کیا
اللہ کے نبی
صلی اللہ علیہ و سلم
نور تھے یا بشر؟

[DifaAhleSunnat.com]



مسئلہ بشریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

احقر مولانا عبد المجید

مدرس و ناظم اعلیٰ (شعبہ غیر ملکی) جامعہ بنوریہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ”نور“ تھے یا بشر.....؟؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہرچند کہ دیوبندی، بریلوی اختلافی مسئلہ اسقدر سنگین نہیں جو حل طلب نہ ہوتا ہم اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اب کچھ عرصہ سے اس فروعی اختلافی مسئلہ نے باقاعدہ تنازعہ کی صورت اختیار کر لی ہے۔

اگرچہ اس موضوع پر علماء کی کثیر کتب موجود ہیں لیکن اختصار کیساتھ، کتابچہ کی ترتیب پر، عام فہم انداز کہ ہر شخص بہ آسانی سمجھ سکے بہر حال اسکا فقدان تھا۔ مؤلف نے جس جانفشانی سے غیر جاندارانہ طرز پر آیات قرآنیہ، احادیث صحیحہ اور ائمہ احناف کے فتاویٰ جات کو جمع کیا ہے وہ واقعتاً قابل ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سعی جلیلہ کو قبول کرتے ہوئے اسے ہزاروں لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ بنائے..... (آمین)

ہم کسی فریق کا نام لے بغیر قرآن و سنت اور فقہ حنفی کی روشنی میں ان چار بنیادی مختلف فیہ عقائد کے بارے میں بحث کریں گے جنکی اثبات و نفی کی وجہ سے دو گروہ وجود میں آئے باقی سینکڑوں اختلافی مسائل انہی چار میں سے کسی ایک کے ذیل میں آتے ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ”نور“ تھے یا بشر.....؟؟ (۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ”عالم الغیب“ تھے یا نہیں.....؟؟ (۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ ”حاضر و ناظر“ ہیں یا نہیں.....؟؟ (۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ”مختار کل“ ہیں یا نہیں.....؟؟ (۴)

نور یا بشر

آپ ﷺ اپنی ذات کے لحاظ سے نہ صرف نوعِ بشر میں داخل ہیں بلکہ آپ کا افضل البشر، سید البشر اور اکمل البشر ہونا ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے، آپ ﷺ نوعِ انسانی کے سردار ہیں۔ حوا و آدم علیہما السلام کیلئے سرمایہء صد افتخار ہیں!.....

”صلی اللہ علیہ وسلم“

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

میں اولادِ آدم کا سردار ہوں
گا قیامت کے دن۔

آنا سید ولد آدم یوم القیامۃ
(مشکوٰۃ شریف۔ ص ۵۱۱)

آپ ﷺ کا بشر، انسان اور آدمی ہونا نہ صرف آپ ﷺ کیلئے طرہ امتیاز اور کمالِ شرف ہے بلکہ آپ ﷺ کے بشر ہونے سے انسانیت و بشریت رشکِ ملائکہ بنی ہے۔ اللہ رب العزت خلقتِ آدم کے وقت کا تذکرہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں۔

اور جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ (تعظیمی) کرو آدم کو۔	وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ ... (الآیہ) (البقرہ آیت ۳۲)
---	---

پھر شیطان کا تکبر دیکھئے قرآن کریم نے بتلایا ہے کہ بشر کی تحقیر سب سے پہلے ابلیس نے کی اور بشر اول حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے یہ کہہ کر انکار کیا۔

کہا (شیطان نے) میں تو اس سے بہتر ہوں۔ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے (میں کیونکر اسے سجدہ کروں)	قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ (سورہ ص۔ آیت ۷۶)
---	--

دوسرے مقام پر یہی مضمون اس طرح ہے۔

کہنے لگا (میری شان ایسی نہیں) کہ بشر کو سجدہ کروں۔ جس کو آپ نے بجتی ہوئی مٹی سے جو سڑے ہوئے گارے سے بنی ہے پیدا کیا ہے۔	قَالَ لَمْ أَكُن لِّاسْجُدْ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (الحجر آیت ۳۳)
---	---

بعد میں اللہ جمیع انسانیت کی تخلیق کے بارے میں فرماتے ہیں۔

اور تحقیق ہم نے انسان کو چُنی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔	ولقد خلقنا الإنسان من سلالة من طين (مومنون آیت ۱۲)
بنایا انسان کو کھنکھانی مٹی سے جیسے ٹھیکرا	خلقہ الإنسان من صلال كالخمار (الرحمن آیت ۱۴)

اب اس مٹی سے بنے انسان کو زمین پر اپنی نیابت و خلافت کیلئے چنا گیا اور نوری مخلوق (فرشتوں) کو اسکے آگے جھکا دیا گیا اس سے آدم خاکی کی رفعت شان اور عالی مرتبہ کا پتہ معلوم ہوتا ہے۔ اگر ٹھنڈے دل سے بیٹھ کر غور و فکر کرتے ہوئے اُمم سابقہ کے حالات و واقعات پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو گا کہ دعوت توحید کے مخالفین (مشرکین) کا پہلا اعتراض انبیاء کی بشریت پر ہی ہوا ہے اور اسی بنا پر کفار نے انکی اتباع سے منہ پھیرا کہ یہ تو ہماری طرح کے بشر ہے ہم انہیں کیونکر رسول مانیں...؟؟ آنحضرت ﷺ کے بشر ہونے پر سب سے پہلے ولید بن مغیرہ نے ہرزہ سرائی کی، کہنے لگا:

کچھ نہیں یہ تو کہا ہوا ہے آدمی کا۔	إن هذا لا قول البشر (مدثر آیت ۲۵)
------------------------------------	-----------------------------------

اللہ نے جواب دیا صبر کر تجھے اس بکو اس بننے کے سبب ایسی جہنم میں داخل کیا جائیگا جس پر اُنیس فرشتے نگہبانی کیلئے مامور ہیں جو آدمی کو جلا کر خاکستر کر ڈالے گی کہ نہ اسمیں جی سکے گا اور نہ مر سکے گا۔

ابن کثیر و طبرانی میں معاویہ بن سفیان سے مروی ہے کہ مشرکین مکہ نے یہود سے ملکر روح، اصحاب کہف اور ذوالقرنین کی بابت سوال کیا اور آپ ﷺ نے کہا اچھا ٹھیک ہے میں کل جواب دوں گا (لیکن انشاء اللہ کہنا بھول گئے) لہذا کچھ روز سلسلہ وحی منقطع رہا۔ جس پر انہوں نے بغلیں بجائیں۔ اللہ نے حضور ﷺ کو تعلیم فرمائی کہ انہیں یوں جواب دیں۔

اے محمد (ﷺ) آپ کھدیجیے میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم ہو۔ حکم (وحی) آتا ہے مجھکو کہ معبود تمہارا ایک ہی ہے۔ سو جس کو امید ہو اپنے رب سے ملنے کی وہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی ایک کو شریک نہ کرے۔

قل إنما أنا بشر مثلكم يوحى إليّ أنما ألهم
إله واحد فن كان ير جو لقاء ربہ فليعمل عملا
صالحا ولا يشرك بعبادة ربہ أحدا
(الکھف آیت ۱۱۰)

صالح علیہ السلام کی قوم... اپنے نبی کے بارے میں کیسا گمان رکھے بیٹھی ہے، دیکھئے:

فَقَالُوا أَأَبَشَرُ أَمَّا وَاحِدٌ اتَّبَعَهُ إِنَّا إِذْ لَا فِي ضَلَالٍ وَسَعَرٍ (القمر آیت ۲۴)	پس کہنے لگے کیا ہم ایسے شخص کی اتباع کرینگے جو ہماری جنس کا آدمی ہے اور اکیلا ہے۔ اس صورت میں تو ہم بڑی غلطی اور جنون میں پڑ گئے۔
---	--

جب اللہ نے ایک علاقے میں رسول کے دونائب (پیغام رساں) بھیجے تو قوم نے جھٹلادیا پھر انکی تائید کیلئے تیسرے شخص کا انتخاب کیا۔ قوم نے کہا واہ جی آپ لوگوں میں کیا خوبی ہے...؟ ان کا اعتراض سُنئیے:

قَالُوا آمَنَّا نَتَّبِعُ الْإِبْرَاهِيمَ مِثْلَ مَا نَزَلَ الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ أَنْتُمْ لَا تَكْذِبُونَ (۱۵ یسین آیت)	وہ بولے تم تو یہی انسان ہو جیسے ہم اور رحمن نے کچھ نہیں اتارا تم سارے جھوٹ کہتے ہو۔
---	--

قوم شعیب علیہ السلام اپنے نبی کی بشریت کا انکار کرتی نظر آرہی ہے

وَأَمَّا الْإِبْرَاهِيمُ فَإِنَّهُ كَانَ مِنْ الْكَاذِبِينَ (الشعراء آیت ۱۸۶)	اور تو بھی ایک آدمی ہے جیسے ہم۔ اور ہمارے خیال میں تو تو جھوٹا ہے۔
--	---

قوم صالح علیہ السلام پر اپنے نبی کا بشر ہونا ناگراں ثابت ہو رہا ہے۔

تو بھی ایک آدمی ہے جیسے ہم سولے آپکھ
نشانی اگر تو سچا ہے۔

مآنت الابشر مثلنات بایۃ ان کنت من
الصادقین ۵

(الشعراء آیت ۱۵۴)

اور ہود علیہ السلام کی قوم تو اپنے نبی کو اپنے اوپر قیاس کر بیٹھی کہ ہم میں اور اس میں (بوجہ
بشریت) کوئی خاص فرق تو نہیں یعنی وہ نبوت کے قائل ہونیکے باوجود کھانے پینے اور بازار
میں چلنے والے آدمی کو نبی ماننے پر تیار نہیں تھے۔

اور کچھ نہیں یہ ایک آدمی ہے جیسے تم کھاتا
ہے جس قسم سے تم کھاتے ہو اور پیتا۔ ہے
جس قسم سے تم پیتے ہو۔ اور کہیں تم ایک
آدمی کے کہنے پر چلنے لگے تو بیشک تم خسارہ
پاؤ گے۔

ماہدّ الابشر مثلکم یا کل مماتاکلون منہ
یشرب مم تشربون ۵ طولئن اطعمم بشر
مثلکم انکم اذلخسرون
(مومنون آیت ۳۳)

نوح علیہ السلام کی قوم تو بشر کو نبی ماننے پر تیار ہی نہیں اور متمنی ہے کہ (نوری مخلوق) ملائکہ
کو بھیجا جائے تو مانیں گے بشر سے ہمیں کیا غرض.....؟؟

یہ کیا ہے آدمی ہے جیسے تم ہو۔ چاہتا ہے کہ بڑائی چاہے تم پر۔ اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے نازل کر دیتا ہم نے تو ایسا کچھ نہیں سنا اپنے باپ دادوں سے۔ اور کچھ نہیں (محسوس ہوتا ہے کہ) یہ ایک مرد ہے جس پر جن ہے۔

ما هذا الا بشر مثلكم يريد ان يتفضل عليكم ولو شاء الله لانزل ملائكة ما سمعنا بهذا في آياتنا الاولين ان هو الا رجل به جنه... (الآیہ)

(مومنون آیت ۲۴)

جب مشرکین مکہ کو حضرت محمد ﷺ کی دعوت حق کے مقابلے کی سکت نہ رہی تو خفیہ پلاننگ شروع کر دی۔ انکی ”بند کمرہ میٹنگ“ کو اللہ افشاء فرما رہے ہیں۔

اور چھپا کر مصلحت کی بے انصافوں نے (کہ) یہ شخص کون ہے ایک آدمی ہے تم ہی جیسا پھر جانتے بوجھتے اسکے جادو میں کیوں پھنستے ہو۔

واسروا لنجوى الذين ظلموا هل هذا الا بشر مثلكم افاتون السحرا نتم تبصرون (الانبياء آیت ۳)

سورۂ ابراہیم میں اللہ فرماتا ہے آؤ ہم تمہیں قوم نوح، عاد و ثمود اور انکے بعد والی قوموں کی خبر دیتے ہیں جب انکے رسولوں نے انہیں دعوت حق دی تو سب جھٹلا بیٹھے پھر انکے

رسولوں نے جواب دیا۔

بولے انکے رسول، کیا تمہیں اللہ میں
شبہ ہے جس نے آسمان وزمین بنائے
ہیں۔

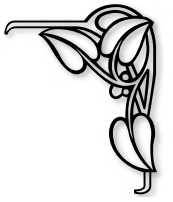
قالت رسلهم انی اللہ شک فاطر السموت
والارض
(ابراہیم آیت ۱۰)

وہ اللہ تو تمہیں بخشش و مغفرت کی طرف بلاتا ہے پھر یہ سرکشی کیسی...؟ وہ ڈھٹائی سے پہلو
بدلتے ہوئے بولے اچھا خدا کی بحث چھوڑیں آپ اپنی نسبت کہیں کیا آپ آسمانی فرشتے
ہیں یا نوع بشر کے علاوہ کوئی دوسری مخلوق ہیں...؟

کہنے لگے تم تو یہی آدمی ہو ہم جیسے تم
چاہتے ہو کہ روک دو ہم کو ان چیزوں
سے جنکو ہمارے باپ دادے پوجتے رہے
سو کوئی سند تولاؤ واضح۔

قالوا ان ائتم الابشر مثلنا طریدون ان
تصدون عما مان یعبد اباؤنا فاتون بسلطن
مبین
(ابراہیم۔ آیت ۱۰)

اس بھونڈے سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے جمیع انبیاء علیہ السلام کا مسلک اعتدال
انہی کی زبانی سمجھا دیا۔

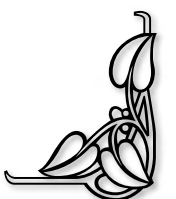


اور انکو کہا انکے رسولوں نے ہم تو یہی آدمی ہیں جیسے تم۔ لیکن اللہ احسان کرتا ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے۔ اور ہمارا کام یہ نہیں کہ کوئی سند تمہارے پاس لے آئیں مگر اللہ کے حکم سے۔ اور اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے ایمان والوں کو۔	قالت لهم رسلهم ان نحن الا بشر مثلكم ولكن الله يمن على من يشاء من عباده وما كان لنا ان تايتكم بسلطان الا باذن الله ط وعلى الله فليتوكل المؤمنون (ابراہیم آیت ۱۱)
---	--

آخر میں اللہ نے تمام لوگوں سے کہا کہ اے ناقدر انسانو.....! تمہیں تو اللہ کے وقار کا لحاظ اور خوف بھی نہیں تم ایک طے شدہ بات کے اندر بھی بغیر دلیل کے جھگڑا کرنے لگے ہو۔ آؤ ہم تمہیں حقیقت حال سے آگاہ کریں۔

اور نہیں پہچانا انہوں نے اللہ کو (پوری طرح) پہچاننا۔ جب کہنے لگے کہ نہیں اتاری اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز	وما قدر الله حق قدره اذ قالوا ما نزل الله على بشر من شيء... الآية (الانعام آیت ۹۱)
---	---

تو معلوم ہوا کہ اللہ کی معرفت کا ذریعہ بھی یہی ہے انبیاء کو انسان (بشر) تسلیم کیا جائے۔ اس سے بھی بڑھکر آگے اللہ پاک منکرین رسالت کا عقیدہ نقل فرماتا ہے کہ یہ اپنی



حماقت سے اس بات پر تعجب کرتے ہیں کہ انہی کے خاندان اور نسل کا ایک آدمی انکی طرف رسول بنا کر کیونکر آیا ہے۔

تقف والقرآن المجید ۝ بل عجبا ان جاء هم منذر منهم... (الایہ) (سورہ ق آیت ۲)	ق۔ قسم ہے اس قرآن بڑی شان والے کی بلکہ انکو تعجب ہوا کہ آیا انکے پاس ڈر سنا بیوالا انہی میں کا۔
---	--

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ”فتاویٰ عالمگیری“ (ص ۲۶۳) میں لکھا ہے کہ جو شخص یوں کہے:

میں نہیں جانتا کہ آنحضرت ﷺ انسان تھے یا جن، وہ مسلمان نہیں۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ ﷺ خدا کے ”نور“ میں سے تھے جو لباس بشریت میں جلوہ گر ہوئے اور بعض حُماقہ کے نزدیک تو ”احد“ اور ”احمد“ میں صرف میم کا پردہ ہے (العیاذ باللہ) یہ وہی عقیدہ ہے جو عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں رکھتے ہیں۔

لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم... ط (المائدہ آیت ۷۲)	بیشک کافر ہوئے وہ لوگ جنہوں نے کہا، اللہ تو مسیح بن مریم (میں حلول کر گیا) ہے۔
---	---

خدا اور بندہ خدا کو ایک کہنا اس سے زیادہ بیہودہ اور لغوبات اور کیا ہوگی...؟ ایک مولوی کی عاشقانہ طبیعت دیکھئے کہ اسکے شعر کا کلام پاک سے کس قدر واضح ٹکراؤ ہے۔ نقل کفر، کفر نباشد

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر

تر آیا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

اسلام میں ایسے باطل عقیدے کی کوئی گنجائش نہیں۔ خود اسلام میں داخلے کا دروازہ کلمہ شہادت آپ ﷺ کو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول قرار دیتا ہے تو ہم چوں چراں کر نیوالے کون ہوتے ہیں...؟؟

اہل سنت والجماعت کے عقائد کی مشہور کتاب ”شرح عقائد نسفی“ میں رسول کی یہ تعریف کی گئی ہے۔

رسول وہ انسان ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے پیغامات و احکام بندوں تک پہنچانے کیلئے کھڑا کرتا ہے۔

انسان بعثہ اللہ لتبلیغ الرسالۃ والاحکام۔

اللہ پاک بھی کلام پاک میں یہ اصول بیان فرماتے ہیں کہ پیغمبر اول تو ہمیشہ نوع بشر سے ہو گا دوسرے یہ کہ ہو گا بھی جنس رجال سے یعنی آدمی۔

وَمَا ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحى اليهم
فَسْئَلُوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون
(الانبياء آیت ۷۔ النحل آیت ۴۳)

اور آپ (ﷺ) سے پہلے بھی ہم نے
یہی مرد بھیجے تھے (پیغمبر بنا کر) کہ حکم (یعنی
وحی) بھیجتے تھے ہم انکی طرف، سو پوچھو
اہل علم سے اگر تم کو معلوم نہیں۔

ایک اور مقام پر فرمایا :

وَمَا ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحى اليهم
من اهل القرى... (الآیہ)
(یوسف آیت ۱۰۹)

اور آپ (ﷺ) سے پہلے جتنے بھی پیغمبر
بھیجے وہ سب مرد ہی تھے کہ وہ بھیجتے تھے
ہم انکی طرف بستیوں کے رہنے والے
تھے۔

واقعہء معراج کے بیان سے پہلے ہی اللہ نے بطور تمہید وضاحت کر دی کہ کہیں کم فہم لوگ
یہاں بھی اپنے قیاس کے گھوڑے دوڑانا شروع نہ کر دیں۔ ویسے قضیہ نور و بشر کے حل

کیلئے اسراء معراج کی جزئیات پر ہی غور کر لیا جائے تو کافی ہو گا کہ نوری مخلوق کا سردار (حضرت جبرائیلؑ) تو معذرت خواہ ہے کہ مجھے ایک قدم بھی آگے جانیکی اجازت نہیں لیکن بشر اعظم (ﷺ) کی بلندی پر واز انکی رفعت شان کا پتا دیتی ہے۔ پھر اسے شروع بھی لفظ ”بندے“ سے کیا جا رہا ہے۔

پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے
کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ
تک۔

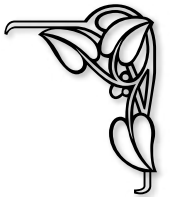
سَبْحَنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بَعْدَہٗ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی... (الآیہ)
(بنی اسرائیل: آیت ۱)

پھر درمیان سورت مشرکین نے احمقانہ فرمائش کی کہ آپ ﷺ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر کتاب لے آئیں تو اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو حکم دیا کہ انہیں یوں جواب دو۔

آپ (ﷺ) کہہ دیجئے پاک ہے اللہ میں
کون ہوں مگر ایک آدمی ہوں بھیجا ہوا۔

قُلْ سُبْحٰنَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ الْاَبْرَارِ سُوْلًا
(بنی اسرائیل: آیت ۹۳)

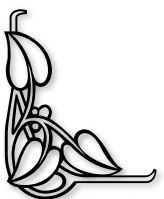
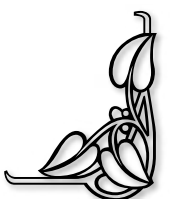
نیز آپ ﷺ کو اپنی امت کے بارے میں غلو کا اندیشہ تھا اس لیے امت کو یہ ہدایت فرمائی۔



میری تعریف میں ایسا مبالغہ نہ کیجئے جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہ انہیں خدا اور خدا کا بیٹا بنا ڈالا۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں مجھے اللہ کا بندہ اور رسول ہی کہیو۔ (صحیح بخاری۔ ص ۱۰۰۹) یہ حقیقت واضح ہے کہ تمام اہل سنت والجماعت اس امر پر متفق ہیں کہ صرف نوع انسانی ہی سے اللہ تعالیٰ انبیاء کو مبعوث فرماتا ہے گویا کسی نبی کی نبوت پر ایمان لانے کا مطلب ہی یہ ہے کہ انکو بشر اور رسول بہ یک وقت تسلیم کیا جائے۔ یہی نکتہ کلام پاک بھی بیان کرتا ہے کہ انبیاء ہمیشہ نوع بشر ہی سے بھیجے گئے ہیں۔ گویا کہ عطاۓ نبوت کے بارے میں یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضابطہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

کسی بشر سے یہ بات نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب فہم اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔	ماکان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوة ثم یقول للناس کونوا عباد لی من دون اللہ... (الآیہ) (آل عمران: آیت ۷۹)
---	---

جس طرح قرآن کریم نے انبیاء علیہ السلام کی بشریت کا اعلان فرمایا ہے اسی طرح احادیث طیبہ میں آنحضرت ﷺ نے بھی بلا تردد اپنی بشریت کا اعلان کیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے:



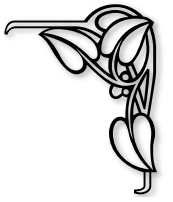
حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ وہ نماز کے بعد دعا فرما رہے تھے:

اللھم انما انا بشر فای المسلمین لعنة اوسبته فاجعله له زکوة واجرا (مسلم شریف۔ ص ۳۲۶)	اے اللہ میں بھی ایک انسان ہی ہوں پس جس مسلمان پر میں نے لعنت کی ہو۔ یا اسے برا بھلا کہا ہو آپ اسکو اس شخص کے واسطے پاکیزگی واجر کا ذریعہ بنا دیجئیے۔
---	---

دوسری جگہ فرمایا:

اللھم انما محمد (ﷺ) بشر بغضب کما یغضب البشر (مسلم۔ ص ۳۲۴)	اے اللہ...! محمد (ﷺ) بھی ایک انسان ہی ہیں انکو بھی غصہ آتا ہے جس طرح اور انسانوں کو غصہ آتا ہے۔
---	---

ایک اور مقام پر آپ ﷺ اقرار بشریت کیساتھ ساتھ اپنی ذات سے علم غیب کی بھی نفی فرماتے نظر آتے ہیں۔



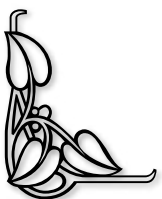
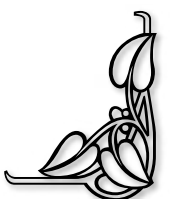
انما انا بشر مثکم انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی۔ صحیح البخاری۔ ص ۵۸، صحیح المسلم (۔ ص ۲۱۲)	میں بھی تم جیسا انسان ہی ہوں۔ میں بھی بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو۔ پس جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلادیا کرو۔
--	--

حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

آلا ایھالناس...! فانما انا بشر یوشک ان یأتی رسول ربی فاجیب... الخ (مسلم شریف۔ ص ۲۷۹)	سنو اے لوگو...! پس میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد (یہاں سے کوچ کا پیغام لیکر) آئے تو میں اسکو لبیک کہوں۔
---	---

سنو اے لوگو...! پس میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد (یہاں سے کوچ کا پیغام لیکر) آئے تو میں اسکو لبیک کہوں۔

یہاں تک تو یہ عقیدہ واضح ہوا کہ آنحضرت ﷺ اپنے کمالات و خصوصیات میں تمام کائنات میں سب سے اعلیٰ و اشرف اور یکتا ہیں کوئی آپ کا ہم مثل و ثانی نہیں مگر آپ ﷺ بہر حال انسان ہیں۔ کیونکہ بشریت کوئی عار و عیب کی چیز نہیں جسکی نسبت آنحضرت



صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف کرنا بے ادبی میں شمار ہو۔ ”اشرف المخلوقات“ ہمارے تہہ بشرو انسان ہی کو تو ملا ہے لہذا بشریت آپ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کمال ہے۔ نیز آپ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”ہادی راہ“ ہونے کی حیثیت سے سراپا نور بھی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ آپ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور و بشر ہونے میں کوئی ایسی منافات نہیں کہ ایک کا اثبات کر کے دوسرے کی نفی کی جائے۔ بلکہ (جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا) آپ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفت ہدایت اور باطنی نورانیت کے اعتبار سے ”نور مجسم“ ہیں لیکن اپنی نوع کی اعتبار سے خالص و کامل بشر ہیں۔